



رسویں جلسہ اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۱۸ جون ۱۹۹۸ء بمطابق ۲۲ صفر المظفر ۱۴۱۹ھ بروز جمعرات

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز حلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۵
۲	چیئرمینوں کے پیش کاعلان	۶
۳	وزیر خزانہ کی تحریری تقریر جو انسوں نے ایوان میں پڑھی	۷
۴	سالانہ جلس ۹۹-۹۸ء اور سننی جلس ۹۸-۹۷ء	۸

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا دسوال جست اجلاس مورخہ ۱۸ جون ۱۹۹۸ء مطابق ۲۲ صفر المظفر (یروز

بھرات) وقت چار بجے (سہ پر)

زیر صدارت

میر عبدالجبار خان اپنیکر صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا

جناب اپنیکر : السلام علیکم

خلافت قرآن پاک سوتراجمہ

از

عربی مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَوَلَمْ يَسِيرُ ذا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُ أَكْيَفَ كَاتَبَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ مِنْ
قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَجِّلَ
مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الدَّارِضِ إِنَّهُ كَانَ
عَلِيهِمَا قَدِيرًا

صدق اللہ العظیم

ترجمہ : کیا یہ لوگ ملک میں ٹھے پھر نہیں اور نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے
ہو گزرے ہیں ان کا کیا (خراب) انجام ہوا حالانکہ مل بولتے میں (وہ لوگ) ان سے
بڑھ کر تھے اور اللہ (کچھ گیا گزرا) نہیں ہے کہ آسمان و زمین میں اس کو کوئی جیزہ بھی غایب
کر سکے ہے ملک وہ سب کے حال سے واقف اور بڑی قدرت والا ہے۔

وَمَا عَلِمْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

جناب اسپیکر: سکرٹری اسمبلی موجودہ اجلاس کے لئے چیزیں مینوں کے ہیئت کا اعلان کریں

اختر حسین خان (سکرٹری اسمبلی): بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کا برجی یہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت جناب اسپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل اراکین کو علیٰ انتخاب چیزیں مقرر کیا ہے

جناب عبدالرحیم مندوخیل (میر محمد اسلام بھگتی): میر جان محمد خان جمالی اور سید ظہور حسین خان کھوسہ

جناب اسپیکر: اگر رخصت کی کوئی درخواست ہو تو سکریٹری صاحب پڑھیں
(رخصت کی کوئی درخواست نہیں تھی)

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ مالی سال کا جو ہت بام سال انہیں سوانح انوے انہیں سوتانوے اور ضمنی بھٹ بام سال انہیں سوتانوے انہیں سوانح انوے ایوان میں پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): نے جو تقریر شروع کی اس دوران مداخلت
میر عبدالکریم نوشیر والی: جناب اسپیکر وہ جو تقریر پیش نہیں کر سکتے۔ اس کے ساتھ
حزب اختلاف کے متعدد اراکین نے کھڑے ہو کر ایک ساتھ اعتراضات اور پوائنٹ آف آرڈر
انخنا شروع کر دیے

ایوان میں شور اور اسی دوران وزیر خزانہ متوالی تقریر پڑھتے رہے

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں یہ جو تقریر یہ کوئی پارلیمنٹی روایت نہیں ہے میں
نے ان لوگوں پیش کرنے کی اجازت دی ہے آپ سب حضرات تشریف رکھیں (ایوان میں
متواتر شور) اس دوران حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے جبکہ حزب اقتدار
والوں نے ڈیک جائے

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل : (وزیر خزانہ متواری تقریر پڑھتے رہے) جناب اپنیکر پورا بحث آف آرڈر (وزیر خزانہ تقریر پڑھتے رہے) جناب والا ان کو بحث پیش نہیں کر رہا چاہئے کیونکہ ان کے خلاف تحریک عدم اعتماد آئی ہے (وزیر خزانہ تقریر پڑھتے رہے)

Mr. Speaker : This is no point of order

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب ان کے خلاف Vote of no confidence ایوان سے حاصل نہ

ہو چکا ہے اس کے بعد جب تک confidence move کر لیں (وزیر خزانہ تقریر پڑھتے رہے)

اس دوران عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب اور سردار غلام مصطفیٰ ترین صاحب ایوان سے واک آؤٹ کر گئے (حزب اقتدار والوں نے ڈیکٹ چائے) وزیر خزانہ صاحب کی تقریر کا متن ملاحظہ ہو

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) : بسم اللہ الرحمن الرحیم! جناب اپنیکر میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ آج اس معزز ایوان میں آئندہ ماں سال ۱۹۹۸ء کا بحث پیش کر رہا ہوں۔

عین مسائل و مشکلات، وسائل کی کمی، قدرتی آفات اور ملک میں جاری رہنے والے شدید اقتصادی وبا کے اثرات نے صوبائی بحث کی تخلیل کے کام کو انتہائی مشکل بنا دیا ہے۔ اس لئے میں اہم امور میں اس معزز ایوان کو احساس دلاد بنانا چاہتا ہوں کہ یہ بحث شدید ماں دشوار یوں کے ماحول میں تیار کیا گیا ہے تاہم اس کے ذریعہ یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو دستیاب وسائل کے بہترین استعمال اور اسراف سے گریز، سادگی اور کفایت شعاری پر عمل اور تمام اهداف کے حصول کی دینامیک ادا رانہ کوشش کے ذریعہ پاکستان کے اس سب سے بڑے اور پسمندہ صوبے کے عوام کو بہتر سے بہتر سماجی سوتیں اور خدمات بہم پہنچائی جائیں، ان کے مسائل حل کئے جائیں اور ترقیاتی عمل کو بھی تحفظ کی کیفیت سے نکال کر آگے بڑا ہمایا جائے تاکہ جیادی اہمیت اور عوایی افادیت کے حامل ترقیاتی منصوبے مکمل ہو سکیں اور صوبے کے عوام کو ان کی امیدوں کے مطابق ایک بہتر زندگی کی سوتیں اور فوائد مل سکیں۔ یہ ایک بڑا چیلنج ہے جس

سے عمدہ رہا ہونے کی پوری پوری کوشش کی گئی ہے۔

جناب اپنکر اس معزز ایوان کے لائق احترام ادا کیں اور صوبے کے باشمور عوام اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہیں کہ صوبے کو کافی عرصے سے مالیاتی دشواریوں اور وسائل کی کمی کا سامنا ہے۔ ہمیں قوی مالیاتی کمیشن کے ایوارڈ اور آئین کے تقاضوں کے مطابق قدرتی گیس کی آمدی سے بھی منصفانہ حصہ نہیں ملا جبکہ کٹوتی اور تخفیف کے مسلسل عمل نے ہماری مالیاتی دشواریوں میں مزید اضافہ کر کے ایسے حالات پیدا کر دئے کہ بلوچستان میں ترقیاتی عمل کو ضرورت کے مطابق جاری رکھنا تو درکنار روزمرہ کے امور کو چلانا بھی دشوار ہو گیا۔ یہ صورت حال اب تک جاری ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ جود شواریاں اس وقت حاصل ہیں ان کے لئے ایسی تدابیر اختیار کی جائیں کہ اگلے سال کے اہداف پورا ہو سکیں۔

جناب اپنکر اس سے پہلے کہ ۱۹۹۸ء کی جو تجارتی تفصیل پیش کی جائے میں روانہ مالی سال کی مالیاتی پوزیشن پر اطمینان خیال کرنا چاہوں گا۔

مالیاتی پوزیشن ۹۸-۷ ۱۹۹۸ء

سال ۹۸-۷ ۱۹۹۸ء کے بحث تخمینے کے مطابق بلوچستان کی کل آمدی ۱۵ ارب ۲۵ کروڑ روپے تھی جو کہ نظر ثانی شدہ تخمینے کے مطابق ۱۳ ارب ۹۰ کروڑ روپے ہے اس طرح تقریباً ۵۵ کروڑ روپے کی رقم کی کمی آئی ہے۔ ہمارے اپنے صوبائی وسائل کی آمدی ۱۳ ارب ۳۰ کروڑ سے کم ہو کر ۴۰ کروڑ ۳۷ لاکھ ہو گئے اس کمی کی بڑی وجہ ۳۰ کروڑ روپے میں گے لیکن اکروڑ ۵۸ لاکھ روپے ملے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ سیپ کے منصوبوں پر عملدرآمد میں کافی کمی آئی اس کے علاوہ زرعی نیکیں وصولی کا تخمینہ ۱۰ کروڑ ۹۹ لاکھ روپے لگایا گیا تھا لیکن اس سے مشکل ۳ لاکھ روپے ملے محکمہ زراعت کی مد میں وصولی ۱۷ کروڑ ۹۹ لاکھ روپے رکھی گئی لیکن ۸ کروڑ ۲۱ لاکھ میں گے۔ محکمہ کے زرعی فارمز کی آمد کا غذوں کی حد تک توزیادہ دکھائی گئی۔ لیکن اصل آمد نہ ہونے کے برخلاف ہے۔ اسی طرح بلڈوزروں کو چلانے میں بھی کافی کمی آئی۔ لا یوٹاک اور پولزی فارم سے ۲ کروڑ ۸۶ لاکھ کی آمد متوقع تھی لیکن اب ۲ کروڑ ۹۵ لاکھ ملنے کی توقع ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر

صوبائی محاصل میں ۵۳ کروڑ ۹۱ لاکھ روپے کی کمی آئی۔

مالی سال ۹۸-۹۹ء کے اخراجات کا تخمینہ ۱۳ ارب ۹۹ کروڑ تھا جبکہ نظر ٹانی شدہ تخمینے کے تحت یہ ۱۲ ارب ۳۶ کروڑ ہو گیا۔ بیشن کی رقم ۲۷ کروڑ کی جائے ۱۱ کروڑ ہو گئی جبکہ قرضوں کی واپسی کی رقم ۲۴ ارب ۵۲ کروڑ سے بڑھ کر ۳ ارب ۱۲ کروڑ ۹۹ لاکھ ہو گئی ہے۔ اسٹیٹ بیک آف پاکستان سے ۱۲ ارب ۲۰ کروڑ روپے کا اور ذرا فتحا اور اس پر صوبائی حکومت کو سود کی اوائیگی کی مدد میں اضافی رقم ادا کرنی پڑی۔ اس کے علاوہ ڈالروپے کے شرح جدول سے بھی رقم بڑھ گئی اور اس طرح مرکزی حکومت سے ملنے والے وسائل کی رقم میں کمی آئی۔

جہاں تک صوبائی محکموں کے اخراجات کا تعلق ہے تو جو تخمینے کے مطابق محکموں کے اخراجات ۱۰ ارب ۱۰ کروڑ تھے لیکن حکومت بلوچستان نے کوشش کی کہ اخراجات کنڑول کے جامیں اس طرح یہ رقم ۹ ارب ۳ کروڑ ہو گئی۔ محکموں کے اخراجات میں ارب ۷ کروڑ روپے کی کمی کی گئی۔ یہ ہماری حکومت کا ایک نمایاں ثابت پہلو ہے کہ ہم نے موجودہ مالی سال کے اخراجات میں واضح کمی کی۔ وزیر اعظم پاکستان نے جب اپریل میں بلوچستان کا دورہ کیا تھا تو انہوں نے بھی بلوچستان کے مالی انتظام کو بہتر بنانے پر صوبائی حکومت کی تعریف کی تھی۔

سال ۹۸-۹۹ء قومی مالیاتی ایوارڈ کا پہلا سال ہے۔ لیکن بد فہمتی سے نہ تو پہلے سال اور نہ ہی اگلے سال وسائل کی دستیابی اور ان کی صوبوں میں تقسیم قومی مالیاتی ایوارڈ کے مطابق ہوئی ۹۸-۹۹ء میں قومی مالیاتی ایوارڈ کے مطابق نظر ٹانی شدہ تخمینے کے مطابق بلوچستان کو ۱۵ ارب ۵۶ کروڑ ملنے کا تخمینہ لگایا گیا اس طرح پہلے سال ۱۲ ارب ۲۳ کروڑ روپے کم ملنے اگلے مالی سال یعنی ۹۹-۹۹ء میں فناں کمیشن کے مطابق بلوچستان کو ۱۹ ارب ۳۹ کروڑ روپے ملنے چاہئیں۔ لیکن حقیقت میں مالیاتی ایوارڈ کے تخمینے سے ۱۲ ارب ۳۰ کروڑ روپے کی رقم کم ملنے گی۔ اگر پہلے ہی دو سال میں مالیاتی وسائل کی دستیابی مالیاتی کمیشن کے ایوارڈ کے تحت نہیں تو ہم اس سے یہی سمجھتے ہیں کہ قومی مالیاتی ایوارڈ جو کہ آئینی اوارہ ہے۔ وہ بے معنی ہو کر رہ گیا ہے کیونکہ قومی مالیاتی کمیشن کی سفارشات قابل عمل نہیں۔ یہی حال ۱۹۹۱ء کے ایوارڈ کا تھا۔ اس لئے

بلوچستان کے لئے ۱۹۹۱ء اور ۱۹۹۲ء کے قومی مالیاتی ایوارڈ سودمند توکجا نقصاندہ ثابت ہوئے۔ ۱۹۹۱ء کے ایوارڈ کے تحت اسی دکھایا گیا تھا کہ بلوچستان کو ہر سال تقریباً ۷۰٪ حاصل ارب روپے نو سر پلس ملے گا لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوا کیونکہ باقی چار سال ریونیو خسارہ رہا۔ چونکہ ۹۱ کے ایوارڈ میں بلوچستان کو اڑھائی ارب روپے نو سر پلس دکھایا گیا تھا اس پر حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا تھا کہ بلوچستان اپنے ترقیاتی پروگرام کو خود فناں کرے اس کے علاوہ بلوچستان کا خصوصی ترقیاتی پروگرام جو کہ پسلے مرکزی حکومت فناں کرتی تھی وہ رقم بھی ہد کر دی گئی۔ کیونکہ صوبے کی مالی پوزیشن کاغذوں کی حد تک بہتر تھی لیکن عملی صورت بہت مختلف رہی، یعنی صورت سال ۱۹۹۲ء کے ایوارڈ میں ہے۔ بلوچستان جو کی کتابوں کے لحاظ سے تو روپے نو سر پلس رہا ہے۔ لیکن عملی طور پر ایسا نہیں اس صورتحال نے بلوچستان کے ترقیاتی پروگرام کو اتنا متأثر کیا کہ ترقیاتی عمل تقریباً ۳۰٪ کر رہا گیا اس کے علاوہ ایک اور بات جو میں بتانا چاہوں گا کہ جو بھی میں جو ترقیاتی پروگرام دکھایا جاتا ہے وہ ۱۹۹۲ء سال پسلے والے پروگرام کی رقم کا نصف ہے اور مالی حالات ایسے ہیں کہ اس نصف پروگرام پر عملدرآمد کرنے کے لئے بھی مالی وسائل دستیاب نہیں ہو پائے۔ خصوصی ترقیاتی پروگرام جو کہ چند سال پسلے اس لئے شروع کیا گیا تھا کہ بلوچستان ترقی کے عمل میں بہت پچھے ہے اس کو بھی مالی حالات کی وجہ سے ختم کرنے کے بعد تقریباً تمام شروع کے گئے ہوئے منسوبہ معمل ہو گئے ہیں۔

اگر اس صورتحال کے لئے مرکزی حکومت نے مدد نہیں کی تو بلوچستان میں منفی ترقی کے اثرات نمایاں ہونے شروع ہو جائیں گے۔

۹۹- ۱۹۹۳ء کے مالی سال میں بلوچستان کی کل آمدنی ۵۱۱ ارب روپے ۵۲ کھروپے ہے جس میں سے ۲۷ کروڑ ۳۸ لاکھ روپے صوبائی آمدنی، ۶۰ ارب ۱۸ کروڑ ایکساڑی ۷۰٪ ملی رائٹنگ اور گیس ڈولپمنٹ سرچارج اور ۶۰ ارب ۷۲ کروڑ ملک کے نیکسوں سے حاصل ہونے والی رقم کا حصہ ہے، اس کے علاوہ ۳۳ ارب ۵۲ کروڑ ۶۰ لاکھ قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کے تحت ملنے والی Subvention کے ہیں۔ اس طرح یہ رقم ۷۱ ارب ۱۷ کروڑ روپے بننے ہے لیکن اس میں

سے ۵۵ کروڑ ۱۳ لاکھ روپے کی رقم کٹ جائیگی جو Capital Receipt کی وجہ سے ہے اس کے علاوہ ۲ ارب روپے کی رقم جو کہ اسٹیٹ بینک کا قرض ہے وہ منساق کرنا پڑے گا اس طرح ہمارے محاصل ۱۵ ارب ۷۴ کروڑ ۵۲ لاکھ روپے رہ جاتے ہیں۔

اب جہاں تک اخراجات کا تعلق ہے تو ۶۰ کروڑ روپے گدم کی سبیڈی کے لئے رکھے گئے ہیں۔ ایک ارب ۲۰ کروڑ روپے وزارت خوارک کے نتایا جات ہیں ۲۰ کروڑ ۵۳ لاکھ کی رقم پیش کے لئے ہے اسے ۳۸ ارب ۳۸ کروڑ ۲۲ لاکھ روپے قرضوں کی واپسی کے لئے ہیں۔ جاری جد کی آمد اور خرچ کا فرق ۲ کروڑ ۷۱ لاکھ ۶۹ ارب روپے خارے کی صورت میں ہے۔

اس کے علاوہ ۲ ارب روپے کی رقم PSDP صوبائی ترقیاتی پروگرام کے لئے ہے جس میں سے ایک ارب ایک کروڑ روپے کی رقم مرکزی حکومت قرض کی صورت میں فراہم کرے گی اور ۹۸ کروڑ ۹۳ لاکھ کی رقم صوبائی حکومت فراہم کرے گی۔ جہاں تک صوبائی حکاموں کے جاری اخراجات کا تعلق ہے اس کے لئے کل تخمینہ ۵۰ فیصد کوتی کے بعد ۲۰ کروڑ کا لگایا گیا ہے۔ میں چند بڑے حکاموں کے اخراجات کے لئے فراہم کی گئی رقمات بتانا چاہوں گا۔

تحصیم کے لئے ۱۳ ارب ۳۸ کروڑ، صحت کے لئے ۹۸ کروڑ ۶۳ لاکھ، پولیس کے لئے ایک ارب ۲۲ کروڑ روپے سول در کس کے لئے ۹۶ کروڑ، جزویہ نشریشن کے لئے ۷۵ کروڑ روپے، زراعت کے لئے ۳۵ کروڑ، آبادی کے لئے ۳۵ کروڑ ۵۳ لاکھ روپے، دیسی ترقی کے لئے ۹ کروڑ روپے، پیلک ہیلتھ انجینئرنگ کے لئے ۳۰ کروڑ روپے، افزائش حیوانات کے لئے ۷۲ کروڑ روپے، جنگلات کے لئے کروڑ روپے کی رقمات رکھی گئی ہیں۔

اگر ہم ۱۹ ارب ۲۰ کروڑ روپے کی رقم کا اندازہ اخراجات کی نوعیت کے حساب سے لگائیں تو وہ کچھ اس طرح ہے کہ ملازمین کی ت偕واہ اور الاؤنسز کے لئے ۱۸ ارب ۲ کروڑ روپے ہیں۔ باقی مددات میں ۵۰ فیصد کمی کی گئی اس طرح جد بھت میں ۵۰ فیصد کوتی کے بغیر مشینزی اور آلات کی خریداری کے لئے ۹ کروڑ ۵۰ لاکھ، سکولوں کے فرنچیز کی خریداری کے لئے تین کروڑ ۱۲ لاکھ، ادویات کی خریداری کے لیے ۲۶ کروڑ ۲۰ لاکھ، سرکاری گاڑیوں کی مرمت کے لئے

۵۶ کروڑ ۸۰ لاکھ، سڑکوں کی مرمت کے لئے ۱۳ اکروڑ، عمارت کی مرمت کے لئے ۲۲ اکروڑ، ایریگیشن کی اسکیوں کے لئے ۶ اکروڑ، واٹر سپلائی اسکیوں جمع و اسکے لئے ۲۲ اکروڑ، سرکاری ملازمین کے۔ ای۔ اے کے لئے ۱۲ اکروڑ روپے، پڑول کے لئے ۱۹ اکروڑ، محلی کے لئے ۱۱ اکروڑ روپے، گیس وغیرہ کے لئے ۶ اکروڑ، ٹیلی فون کے لئے ۱۱ اکروڑ، اسٹیشنری اور پرنسپل کے لئے ۳ کروڑ روپے، ونائیف کے لئے ۷ کروڑ رکھے گئے ہیں۔ بعض مددات میں توکوٹی ضروری ہے خواہ مالی دشواریاں نہ بھی؟ ا۔

اگلے ماں سال میں بلوستان کے بھٹ کے خسارے کی رقم ایک ارب ۱۰ اکروڑ روپے بتتی ہے اس خسارے کو پورا کرنے کے لئے ایسے اقدامات کے جائیں گے کہ خسارے کی رقم پوری ہو سکے۔

حکومت بلوچستان میں تقریباً ایک لاکھ اٹھائیس ہزار ملازمین ہیں۔ ان ملازمین کی تخفوا ہوں اور الاؤڈنسز پر ۸ ارب ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ جس میں سے تخفوا ہوں کی رقم ۱۲ ارب ۶ کروڑ روپے اور ۳ ارب ۳۸ کروڑ الاؤڈنسز کی شکل میں ہو گلے۔

یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ تخفوا ہوں اور الاؤڈنسوں کی کل رقم میں دس فیصد رقم کی کٹوٹی کی جائے اور مخدموں کو رقم کی فراہمی ۱۰ فیصد کٹوٹی کے بعد کی جائے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ملازمین کی تخفوا ہیں یا الاؤڈنسز کم ہو جائیں گے البتہ مالی انتظام کو بکھر جایا جائیگا۔ اس ۸۰ کروڑ ۳۸ لاکھ کی پخت سے بھت خسارہ جو کہ ایک ارب دس کروڑ روپے کا ہے اسے کم کرنے میں مدد ملے گی۔

اس کے علاوہ ۲ ارب روپے اسٹیٹ بیک کا اور ڈرافٹ ہے۔ کوشش کی جائے گی کہ اسٹیٹ بیک کے ساتھ مذاکرات کر کے اس کی اوایگلی اقتاط میں کی جائے اس کے علاوہ مرکزی حکومت کے ایک ارب ۲۰ کروڑ روپے کی رقم کے لئے جو کہ وزارت خوارک کی اوایگلی کے لئے مختص ہے مذاکرات کے جائیں گے کہ یکمشت رقم کی اوایگلی کو اقتاط میں بدلا جاسکے۔ انشاء اللہ ان اقدامات سے بھت کے خسارے پر قابو پایا جاسکے گا بلکہ اگر مزید رقم کی پخت ہوئی تو اسے ترقیاتی

منصوبوں پر خرچ کیا جائے گا۔

حکومت بلوچستان کی ذمہ واجب الادا قرضوں کی رقم تقریباً ۳۰ ارب روپے بننی ہے یہ وہ رقم ہے جو کہ مرکزی حکومت اس صوبے کو ترقیاتی پروگرام کے لئے فراہم کرتی رہی ہے۔ ان قرضوں میں ان منصوبوں کی رقم بھی شامل ہے جو کہ غیر ملکی امداد سے چلتے ہیں۔ اس وقت ان منصوبوں کی تعداد ۳۵ ہے۔ رواں ماں سال کے تجھیں کے مطابق یہ رقم ۲ ارب ۵۴ کروڑ روپے تھی لیکن نظر ثانی شدہ تجھیں کے مطابق یہ رقم ۱۳ ارب ۱۳ کروڑ روپے ہو گئی اگلے ماں سال میں یہ رقم ۳۶ ارب ۳۶ کروڑ روپے ہو گی۔

بلوچستان میں جاری جوht میں سب سے بڑا خرچ قرضوں کی واپسی کا ہے۔

گندم کی سبزی کے لئے اس سال ۵۸ کروڑ ۶۶ لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ لیکن اگلے ماں سال میں یہ رقم ۲۰ کروڑ روپے ہو گی۔ اگلے ماں سال کے دوران حکومت بلوچستان چار لاکھ پچیس ہزار تن گندم خریدے گی۔ جس میں سے دولاکھ تن در آمدی گندم ہو گی۔ ایک لاکھ ہفتھر ہزار تن پا سکو بخاب سے اور تقریباً پچاس ہزار تن کی خریداری نصیر آباد ڈویژن سے کی جائے گی۔ در آمدی گندم پچھے ہزار پانچ سور روپے فنی ٹن، پنجاب اور نصیر آباد ڈویژن سے تقریباً پچھے ہزار فنی ٹن پر خریداری کی جائے گی۔ اس خریداری کی کل لائلگت تقریباً ۳ ارب روپے ہو گی۔ اس گندم کی بذریعہ ٹرین اور سڑک باربرداری اور دوسرے اخراجات کا تخمینہ تقریباً ۹۵ کروڑ روپے ہو گا۔ اس طرح گندم کی خریداری اور گندم کو بلوچستان میں لانے اور تقسیم کرنے کا کل خرچ اگلے سال میں تقریباً ۳ ارب روپے ہو گا۔ یہ خریداری ہوئی گندم ۶ ہزار ۵ سور روپے فنی ٹن فروخت کی جائے گی۔ جس سے حکومت بلوچستان کو ۳ ارب ۲۳ کروڑ روپے ملیں گے۔ چونکہ قیمت خرید اور باربرداری کے اخراجات قیمت فروخت سے زیادہ ہیں لہذا حکومت بلوچستان کو ۲۰ کروڑ کی رقم اپنے بھت سے بطور سبزی کی فراہم کرنی پڑے گی۔ دوران سال ہم کوشش کریں گے کہ کسی طرح گندم کی خرید و فروخت اور اس میں ہونے والے گھناؤنے کا روبار سے نجات حاصل کر سکیں اور گندم کی خرید و فروخت کی اجازت عام ہو اور سرکار چاہے مرکزی ہو یا صوبائی اس کا روبار سے

دور رہے کئے کو تو ہم سمجھی دیتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ وہ رقم ہے جو عوام کو فائدہ پہنچانے کے جائے بے ضابطہ ہو جاتی ہے ہماری حکومت نے پچھلے سالوں کی بے ضابطہ ہوں کا جائزہ لے کر ایسے اقدامات کے ہیں جن سے پرانی وصولیاں کی گئی ہیں اس کے نتیجے میں ۲۰ کروڑ روپے کی رقم وصول کر کے حکومت بلوچستان کے خزانے میں جمع کروائی گئی۔

بلوچستان کے قریباً چھیس ہزار ٹن سرکاری ملازمین یادو فات پانے والے سرکاری ملازمین کے پھوٹوں کو پیش دی جاتی ہے۔ اگلے ماں سال میں تقریباً ۲۰ کروز ۵۳ لاکھ روپے پیش کی اوائیگی کے لئے رکھے گے ہیں۔

ملازمتوں کے موقع

اگلے ماں سال میں تعلیم اور صحت کے شعبہ کے لئے ایک ہزار ۸۰۹ سو ۸۰ نئی آسامیاں رکھی گئی ہیں جس میں سے تعلیم کے لئے ۱۸۲۱ اور صحت کے لئے ۱۶۰ آسامیاں ہیں۔ گودوسرے مکملوں میں بھی نئی آسامیوں کے لئے شدید دباؤ تھا اور کسی حد تک بعض منصوبوں کے لئے یہ ضروری بھی تھا۔ لیکن ہمارے ماں وسائل اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ ہم تعلیم اور صحت کے شعبوں کے علاوہ آسامیوں کی تحریک رکھ سکتے۔ اس لئے مجبوری کے تحت دوسرے مکملوں کی تجاویز کو جو حصہ میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بات ہمارے علم میں ہے کہ بلوچستان کے ہزاروں نوجوان تعلیم ہونے باوجود بیروزگار ہیں۔ ان بیروزگار نوجوانوں کو روزگار دلانے کے لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ مرکزی اداروں میں ملازمتوں کے حصول کو آسان بنایا جاسکے۔

باییے ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق بلوچستان کی آبادی ۵.۲ فیصد تھی لیکن عجیب بات ہے کہ ابھی تک بلوچستان کو مرکزی اداروں میں ۱۹۷۱ء کی مردم شماری پر حصہ دیا جا رہا ہے جو ۳.۵ فیصد ہے بد قسمتی سے اس کوڈ پر بھی عملدرآمد نہیں ہو رہا اور مرکزی وزارتوں میں ۵۔۳ فیصد کے حساب سے بھی ۳ سے ۱۲ اگر یہ تک تقریباً ۴۵ ہزار اور ۱۱ سے ۲۲ اگر یہ تک ۱۰۰ آسامیاں بلوچستان کو نہیں ملی ہیں۔ مرکزی ترقیاتی اداروں مثلاً اپڈا، ٹیکنیکل فون کار پور پیش، پیشٹ ہائی وے اتحادی، پی آئی اے، گیس کے ادارے وغیرہ میں تو بلوچستان کے ملازمین بہت ہی

کم ہیں۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ حکومت بلوچستان میں ایک سال ہمایا جائے جو کہ مرکزی ملازمتوں کے ملکے میں مرکزی حکومت سے رابطہ رکھے گا اور یہاں کے فوجوں اور کوڑا میں دلانے میں امداد کرے گا۔ ہماری وزیر اعظم سے بھی درخواست ہے کہ وہ بلوچستان کا کوئی موجودہ آبادی کے تابع سے بڑھائیں۔

آئین کے آر نیکل ۷۳ کے تحت حکومت پاکستان پر لازم ہے کہ کم ترقی یافتہ علاقوں کو ترقی یافتہ علاقوں کے برادر لایا جائے۔ پاکستان کے دوسرے صوبوں میں بھی کئی علاقے ترقی کے میدان میں بہت پیچے ہیں۔ لیکن یہ ایک بانی ہوئی حقیقت ہے کہ پورا بلوچستان باقی ملک سے بہت پیچے ہے۔ یہاں کی فی کس آدمی ملکی سطح کی فی کس آدمی کی دوستائی ہے۔ خواندگی کی شرح پاکستان کی خواندگی کی شرح سے نصف ہے۔ پرائیوریٹ سیکٹر کی سرمایہ کاری نہ ہونے کے بعد ہے۔ پانی، جلی اور سڑکیں نہ ہونے کی وجہ سے یہ علاقہ پرائیوریٹ سیکٹر کی سرمایہ کاری کے لئے قابل قبول نہیں ہے۔ بلوچستان رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کا نصف یعنی تقریباً ۴۳% نیصد ہے۔ لیکن آبادی ۱۱.۵ فیصد ہے۔

ہمارے ملک کے اقتصادی فیصلے آئین کے آر نیکل ۱۵۶ کے تحت بیشتر اکنامکس کو نسل کرتی ہے اور یہ فیصلے پانچ سالہ منصوبوں اور سالانہ منصوبوں کی شکل میں منظور ہوتے ہیں۔ مرکزی منصوبوں کے لئے فراہم کی گئی رقم کے مطالعہ سے پہلے چلتا ہے کہ بلوچستان کی ترقی کے لئے رقم کی فراہمی کا معیار آبادی ہے لیکن یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ بلوچستان میں خرچ ہونے والی رقم کا تساں آبادی کی شرح سے بھی کم ہے۔ سڑکیں آبادی پر نہیں منتہی۔ جلی کی لائیں، گیس کی لائیں آبادی پر نہیں بحد رقبہ پر لگتی ہیں۔ بلوچستان کا ساحل سمندر پورے پاکستان کے ساحل سمندر کا تقریباً دو تھاںی ہے۔ لیکن سڑک، جلی اور پانی نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک ملک کے دوسرے حصوں سے بہت پیچے ہے۔ ہمارے منصوبہ ساز اداروں اور فیصلہ کن شخصیتوں کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ بلوچستان کی ترقی پاکستان کی ترقی ہے اور اگر یہاں کے بیئے والے لوگوں کو گھر ہے تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ کافی حد تک جائز ہے۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ ہمارا ملک ایک غریب

ملک ہے لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ غربت کی تقسیم بھی کسی اصول کے تحت ہو۔ اب یہ بات کہ آئین کے آر نیکل ۷۳ پر کس حد تک عمل ہو رہا ہے۔ یہ دیکھنا بلوچستان کے علاوہ ملک کی ۹۳% فیصد آبادی کا کام ہے۔ کیونکہ بلوچستان کی ۶۰% آبادی عرصہ دراز سے محسوس کر رہی ہے کہ ملکی وسائل سے انہیں اپنا حق نہیں مل رہا۔

آئین کے آر نیکل ۱۹۰ کے تحت صوبوں میں وسائل کی تقسیم بیشتر فناں کمیشن کی سفارشات پر کی جاتی ہے۔ بد قسمتی سے ملک پر خرچ ہونے والی ترقیاتی رقم، بیشتر فناں کمیشن کے دائرہ کار میں نہیں آتی اور نیکن سے بلوچستان کا ترقیاتی مسئلہ پیدا ہوتا ہے ترقیاتی رقم جو کہ اگلے ماں سال میں صوبوں کو فراہم کی گئی رقم کے علاوہ ۵۵ ارب روپے ہیں ان کوں صوبوں میں خرچ کرنے کا اور نہ منصوبوں میں خرچ کرنے کا طریقہ کار منعین ہے کہنے کو تو یہ فیصلہ آئین کے آر نیکل ۱۵۶ کے تحت قومی اقتصادی کو نسل کرتی ہے لیکن حقیقت میں یہ فیصلہ ترجیحات کی کمیٹی میں ہوا ہے۔ میں وضاحت کے لئے ایک مثال دینا چاہوں گا کہ اگلے ماں سال میں مرکزی ترقیاتی اخراجات کے ۱۵۵ ارب روپے میں سے ۲۳ ارب ۱۵ کروڑ روپے ہائی جزیری کار پوریشن کے لئے رکھے گئے۔ لیکن قومی اقتصادی کو نسل میں یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ رقم کس منصوبوں پر خرچ ہو گئی اسی طرح ۱۵ ارب ۲۳ کروڑ روپے جزیری کار پوریشن کے لئے رکھے گئے لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ ان رقمات کو مختلف منصوبوں کے لئے تقسیم کافار مولا کیا ہے۔ دوسرے صوبے تو شای مطمئن ہوں یہ بلوچستان مطمئن نہیں ہو سکتا کیونکہ اس رقم میں سے بلوچستان کو رقوم کی فراہمی تقریباً بانہ ہونے کے درد ہے۔

حکومت پاکستان، پاکستان پژو یم لمبینڈ کو فروخت کرنا چاہتی ہے بھی حکومت نے بھی PPL کو فروخت کرنے میں پیش رفت کی تھی لیکن بلوچستان ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق عملدرآمد روک دیا گیا تھا اب صوبائی اسمبلی نے اپنے چھپتے اجلاس میں متفقہ طور پر قرارداد منظور کی کہ PPL کو صوبائی حکومت کے پرد کر دیا جائے۔ چنونکہ بلوچستان کا مستقبل PPL سے وابستہ ہے اس لئے ہماری مرکزی حکومت سے درخواست ہے کہ PPL کو فروخت کرنے کے جائے

حکومت بلوچستان کو حصہ منتقل کر ددیے جائیں۔

اب میں بلوچستان کے صوبائی ترقیاتی پروگرام کی شعبہ دار تفصیل بتانے کی اجازت چاہتا ہوں

تعلیم

جھٹ کے لئے مختص ہائی و سائل کا سب سے زیادہ حصہ تعلیم کے شعبے کے لئے مخصوص کیا گیا ہے
۹۸۔ ۱۹۹۷ء کے سال شعبے میں مندرجہ ذیل ترقیاتی اقدامات کے گئے

(الف) ۹۸۔ ۱۹۹۷ء کے دوران ۳۰۰ نئے پرائمری سکول قائم کئے گئے۔ ایک استاد کی مغربی میں کام کرنے والے اسکولوں میں اساتذہ کی تعداد میں اضافہ کے لئے جہاں طلباء کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ جو وی اساتذہ کی ۴۰۰ کے اضافی آسامیاں فراہم کی گئیں۔

(ب) نئی اضلاع آواران اور قلعہ سیف اللہ کے لئے دو سڑک انجوکیشن آفسز کا قیام عمل میں لا یا گیا۔

(ج) ہانوی تعلیم کے شعبے میں ۳۵ پرائمری اسکولوں کا درجہ بڑھا کر انہیں مدل اسکول بنادیا گیا۔

(د) ۶۲ مدل سکولوں کو ہائی اسکول کی حیثیت سے ترقی دی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ طلباء کی بھاری تعداد والے اسکولوں کے لئے سائنس پیچرز کی ۵۰ نئی آسامیاں فراہم کی گئیں۔ ڈسی جائے گے

ایسپیسری انجوکیشن کے لئے ایک الگ ڈائریکٹوریٹ کم پر انشل انسٹی یونٹ آف پیچرز انجوکیشن کا قیام عمل میں لا یا گیا تاکہ اساتذہ کی تعلیم و تربیت کو ترقی دی جاسکے۔ ان کے نصاب کو از سر نو مرتب کیا جاسکے اور تربیتی معاونات اور ساز و سامان کو بھی بہتر بنایا جاسکے۔

زانہ پیچرز مینگ سکول میں ایک لیبارٹری پرائمری سکول کا قیام بھی عمل میں لا یا گیا۔ کالج کی تعلیم کے شعبے میں چھ نئے ائٹر کالج لارکیوں خیلے اور چھ کالج لارکوں کے لئے قائم کئے گئے تمپ اور بلیدہ کے گورنمنٹ ہائی سکولوں میں ائٹر سائنس کی کلاوں کا اجراء کیا گیا۔ ائٹر گرلز کالج لورالائی کا درجہ بڑھا کر اسے ڈگری کالج بنادیا گیا۔

پیچرز کی اضافی آسامیاں ۱۳ اور ڈی پی ای اور لیبارٹری اسٹیشن کی نئی آسامیاں فراہم کر کے

گر لز کالج ڈیرہ اللہیار اور کوئنہ کور اری روڈ اور جناح ٹاؤن کے گر لز کا الجوں میں تعلیم کو مسکن کیا گیا۔

آئندہ ماں سال ۱۹۹۸-۹۹ کے دوران کیونٹی رپلی ای کیون آئی پی پروگرام کے تحت ۵۰۰ نئے گر لز اسکول قائم کئے جائیں گے۔

۳۲۵ بھی وی اساتذہ کی آسامیاں گر لز پر اسری اسکولوں کے لئے اور ۵۵۰ بوائز پر امری اسکولوں کلے بھی ۱۹۹۸-۹۹ کے دوران فراہم کی جائیں گی۔

ثانوی تعلیم کے شعبے میں خضدار کے لئے ایک ڈویڈن ڈائریکٹوریٹ آف ابجو کیشن قائم کیا جائے گا جس کے لئے آئندہ ماں سال کے جوٹ میں ضروری سولتیں اور فنڈز فراہم کئے جائیں گے۔

۲۲۵ نئی اسکولوں کو (جن میں لڑکوں کے ۱۲ اور لڑکیوں کے ۱۳ اسکول شامل ہیں) ترقی دے کر ہائی اسکول ہدایا جائے گا۔

پر ہجوم نہل اور ہائی اسکولوں کے لئے سینکڑی اسکول پچھر کی ۱۳۰ اضافی آسامیاں فراہم کی جائیں گی۔ ۸ پچھر رز کی آسامیاں فراہم کر کے تربت اور خضدار کے ریزیڈیٹھل ماؤن اسکولوں کو اور مسکن کیا جائے گا۔

کالج کی تعلیم کے شعبے میں خاران کے مقام پر انٹر گر لز کالج قائم کیا جائے گا۔ موسمی خل اور خاران کے بوائز انٹر کا الجوں کا درجہ بڑھا کر ڈگری کالج ہدایا جائے گا۔ درگ میں کالج کی تعمیر کا کام شروع کیا جائے گا اور ساتھی ایک پرائیوریت عمارت میں کاسک شروع کر دی جائیں گی۔

کامرس انسٹی ٹیوٹ جسے حال ہی میں تعمیر کی جانے والی عمارت میں سلیمان ٹاؤن منتقل کر دیا گیا ہے اس کا درجہ بڑھا کر اس سے کامرس کالج کوئنہ کا درجہ دے دیا جائے گا۔

صحت

صحت کے شعبے میں صحت کی بجا دی سولتوں کی فراہمی اور صحت کی دیکھ بھال کے پروگرام کو زیادہ سے زیادہ موثر بنانے کے عمل پر خصوصی توجہ مرکوز رکھی جائے گی۔ اختیاطی بیکے لگانے

اور امر ارض معدہ کے کنٹرول کے پروگرام کو وسعت دی جائے گی۔

۹۸۔ ۱۹۹۷ء میں ۲۲۵ سیپ ایکسسوں کے لئے ضرورت کے مطابق رقوم فراہم کی جائیں گی۔

۹۸۔ ۱۹۹۷ء کے دوران مندرجہ ذیل اہداف حاصل کئے گئے

حنا نتیجی بیکے لگانے کے پروگرام کے تحت ۳ لاکھ چھوٹوں کو ۵ امر ارض سے چاؤ کے بیکے لگانے کے سینکڑ فیصلی ہیلتھ پروجیکٹ کے تحت گاڑیوں، دواویں، فرنچر اور مانع حل سامان کی فراہمی مکمل کی گئی۔

پاکستان ہیلتھ کیسر ڈپلمینٹ پروجیکٹ کے تحت ترمیت میں پبلک ہیلتھ اسکول اور ہیلتھ شنیشن اسکول کی تعمیر کا ۵۰ فیصد کام مکمل ہو کر ہے۔ لورالا آئی اور سی میں ٹریننگ اسکولز اور پبلک ہیلتھ اسکولز کی تعمیر کا پہلا تر تیب ۹۰ فیصد سے ۹۵ فیصد تک مکمل کیا جا پکا ہے۔

اگلے سال ہماری کوشش ہو گی کہ موجودہ مالی سال کے وہ منصوبے جن پروسائل کی کمیکے باعث پیش رفت نہ ہو بلکہ انہیں مکمل کیا جائے۔

کوئی میں تعمیر ہونے والا ۱۱ ایمسٹر ڈیپلی ہیلتھ ہوتے ہیں میں یا کام اضافہ ہے اسید ہے کہ یہ ہیپتال اگلے سال سے کام شروع کر دے گا۔

دیکی علاقوں میں صحت کی سرویسات کو بہتر بنانے کے لئے ۱۰۰۰ ایڈی ہیلتھ ورکرز کی تربیت کا انتظام کیا جائے گا

ہماری کوشش ہے کہ بولان میڈیکل کالج کو اگلے مالی سال میں اتنا مکمل کر لیا جائے کہ سال کے آخر تک ہیپتال کے کافی حصے زیر استعمال آئیں۔ بہر حال یہ منصوبہ جو پہلے بھیس سالوں سے چل رہا ہے انشاء اللہ اگلے مالی سال تک کافی حد تک پایہ تختیل کو پہنچ سکے گا۔ ہماری کوشش ہے کہ ہیپتال کے لئے آلات اور دوسرے سامن کے لئے اگلے مالی سال میں پیش رف تو کوئی کے سوں ہیپتال کی بھرپوری کے لئے خصوصی اقدامات کے جائیں گے۔ دس سال پہلے ہیپتال میں ڈبل شفت شروع کی گئی تاکہ شام کو عوام اس سوالت سے فائدہ اٹھا سکیں۔ شام کو ہیپتال کی شفت عملی طور پر ختم کر دی گئی ہے۔ اب صورتحال یہ ہے کہ ہیپتال میں ڈاکٹر ہیپتال میں

داخل مرضیوں سے بھی زیادہ ہیں۔ کام نہ ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر غیر حاضر رہتے ہیں اور دینی علاقوں کے ڈاکٹر بھی اس ہسپتال میں لگے ہوئے ہیں۔ اس کے لئے ایک با اختیار کمیٹی تشكیل دی گئی ہے جو کہ فوری طور پر ہسپتال کو بہتر بنانے کے لئے اقدامات کرے گی

زراعت

بلوچستان کی ساخت و فیصلہ سے زیادہ آبادی زراعت کے پیشے سے وابستہ ہے اور زرعی پیداوار صوبے کی معیشت میں بھیادی کردار ادا کرتی ہے زرعی شعبوں میں حکومت زمین کی ہمواری کے لئے بلڈوزرز کی فراہمی، کیڑے مار ادوبیات اور ہر قسم کے بیج اور پودے فراہم کرتی ہے۔ سال ۹۸-۹۷ء میں تقریباً ۲۵ ہزار ایکڑ زمین ہموار کرنے کے لئے تقریباً لاکھ ۳۰ ہزار گھنٹے بلڈوزرز چلائے گئے۔ جلپاں اور علامی پینک کی امداد سے ۶۹ واٹ کورس، ۵۰ اپاٹی کے مینک بنائے گئے اور تقریباً ۱۳۵ ایکڑ بیتے پر سلیکور فیب کاشت کیا گیا اور موجودہ سال کے لئے اس سے وافر مقدار میں بیج حاصل کر لیا گیا ہے۔

صوبائی محکمہ زراثت نے بھلوں اور سبزیوں کی مارکینگ کا پروجیکٹ ایشیائی ترقیاتی بیک کے تعاون سے مکمل کر لیا ہے یہ منصوبہ کوئے میں مغربی بائی پاس پر مکمل کیا گیا ہے۔ بہتر پیداوار ازک لئے مکران ڈویژن میں سمجھوروں کی بھی اقسام تعارف کرائی گئیں ہیں۔ اگلے ماں سال میں تقریباً سوا تین لاکھ بلڈوزرز گھنٹے چلا کر تقریباً ۵۰ ہزار ایکڑ زمین ہموار کر کے زیر کاشت لائی جائے گی۔ جلپاں کی امداد سے اے واٹ کورس بنائے جائیں گے اور تقریباً ۳۰۰ ایکڑ زمین ہموار کی جائے گی۔

آپاشی

بلوچستان میں زراعت کے لئے آپاشی کو لوین حیثیت حاصل ہے محکمہ آپاشی و بر قیات کے موجودہ اور مجوزہ پروگراموں میں مندرجہ ذیل شامل ہیں

سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام ۹۸-۹۹ء اور مجوزہ پروگرام برائے ۹۹-۹۸ء

☆..... ایشیائی ترقیاتی پروگرام کی ماں امداد سے پت فیڈر نسٹ کی حالت و ترقی کے پروجیکٹ میں

چھوٹی نہروں کی تغیری

- ☆..... عالمی پینک کے فراہم کردہ وسائل پر مبنی بلوچستان کیوں نہیں ایجاد اگر یکپھر پروجیکٹ
- ☆..... نیشنل ڈریٹچ پروگرام
- ☆..... اسکسی لاریڈڈ و ائر میجنمنٹ پروگرام
- ☆..... ری فارمولیڈڈ ۹۲-۱۹۹۲ افیڈڈ سمجھر یسٹوریشن پروجیکٹ

اگلے ماں سال میں واٹر یسٹوریس ڈولپمنٹ پروگرام۔ تخت کنی ڈیلے ایکشن ڈیموں پر کام شروع ہو گا جس سے زیرزمین پانی کی سطح پر آنے میں مدد حاصل ہو گی۔ اگلے سال نیشنل ڈریٹچ پروگرام کے تحت پٹ فیڈر اور اسیلہ نہر سے سیراب ہونے والی زمتوں کی ڈریٹچ پر کام شروع کیا جائے گا۔

امور حیوانات اور ترقی ڈیری

سال ۱۹۹۷-۹۸ کے دوران ایشیائی ترقیاتی پینک اور ایجنسی برائے زرعی ترقی کے مالی تعاون سے اہم منصوبوں پر عملدرآمد کیا گیا۔ ان میں سے ایک اہم منصوبہ الیٹ شاک ڈولپمنٹ پروجیکٹ کا ہے۔ اس منصوبہ کے مکمل ہونے سے جانوروں کی افزائش، جانوروں کی نسل کی ترقی، دودھ، گوشت اور دیگر حیوانی مصنوعات کی پیداوار بڑھانے میں مدد ملی ہے۔ سال ۱۹۹۷-۹۸ میں تقریباً ۵ لاکھ بھیڑ بھریوں کو مختلف یہماریوں سے چاؤ کے لیے لگائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ تقریباً ۳۰۰ ہزار مصنوعی نسل کی افزائش کے لیے فراہم کئے گئے۔

اگلے ماں سال میں قوی سطح پر ایک منصوبے کے تحت جانوروں کے امراض کا مدارک بذریعہ مریوط و نیزی سروس کے نام سے شروع کرنے کا پروگرام ہے اس میں Rinder Breast یہماری کے خلاف سالانہ خفاظتی میکے لگائے جائیں گے تاکہ اس مذہبی مریض کا خاتمہ ہو سکے۔ بلوچستان کے ساحل سمندر پر ماہی گیری کو ترقی دینے کی اشد ضرورت ہے۔ مرکزی حکومت سے کہا گیا ہے کہ گوادر فش ہاربر کا Operational کیا جائے تاکہ ماہی گیروں کو سولت میا ہو سکے۔ اس کے علاوہ ڈیپ سی پورٹ بنانے کے لئے بھی مرکزی حکومت سے صوبائی حکومت کا مسئلہ رابطہ ہے تاکہ اس منصوبے پر کام شروع ہو سکے۔

صنعت

کوئنہ اور ذیرہ مراد بھال میں صنعتیں لگانے کے لئے انڈسٹریل اسٹیٹ پر کام جاری ہے کوئنہ کی انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے مزید نیوب دیل لگائے جا رہے ہیں حکومت بلوچستان صنعتکاروں کو دعوت دیتی ہے کہ وہ ان صنعتی اسٹیٹس میں صنعتیں لگائیں۔ حکومت اس سلسلہ بھر پور تعاون کرے گی۔

صلح چافی میں تابنے اور سونے کی تلاش کا منصوبہ پانچ سال پلے ادارہ ترقیات بلوچستان نے آسٹریلیا کی ایک تین لاکروائی کمپنی BHP کے ساتھ شروع کیا۔ BHP نے انہی تک اس منصوبہ پر ۲۸ کروڑ روپے کی رقم خرچ کی ہے۔ اب تک کی تحقیقات کے تحت بلوچستان کے چافی کے علاقے میں تابنے اور سونے کے وافرذ خاڑ موجود ہیں۔

صلح لمبیلہ میں دور کے مقام پر جست اور سکے کی تلاش کے لئے تین سال پلے ادارہ ترقیات بلوچستان، پاکستان منزل ڈولپمنٹ کارپوریشن اور آسٹریلیا کی کمپنی Pasminco کے درمیان ایک سہ فریقی معاہدہ طے ہوا۔ یہ کمپنی اس منصوبہ کے تحت تقریباً ۵۰ آزمائش کنوں میں کھود پھیل ہے جن کی مجموعی گمراہی ۸۰ ہزار فٹ ہے۔

روال مالی سال کے دوران ادارہ ترقیات بلوچستان کیمیکل پلانٹ کمپلکس ذیرہ غازی خان کو تقریباً ایک ہزار سن قلور ایڈ بیلخ ۵۵۰۰ روپے فنی ش کے حساب سے فروخت کر چکا ہے۔

مواصلات

بلوچستان میں صوبائی محکمہ مواصلات و تعمیرات کی تحویل میں سرکوں کی لمبائی تقریباً ۱۸ ہزار کلو میٹر ہے۔ جس میں سے تقریباً ۱۵۰۰ کلو میٹر سڑکیں پختہ ہیں اس کے علاوہ تقریباً ۷۰ کلو میٹر لمبائی پر مشتمل سڑکیں پیش کیے ہوئے اتحادی کے تحت ہیں۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات کے زیر گھرانی مختلف سڑکوں پر سات ہزار چھ سو قلی اور ایک ہزار چار سو پچاس افراد مگر اس عملے کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ اس عملے پر تقریباً ۳۳ کروڑ روپے کی قم سالانہ خرچ ہوتی ہے۔

بلوچستان میں سڑکوں کی دیکھ بھال نہ ہونے کے برادر ہے۔ اس لئے حکومت بلوچستان نے فیصلہ کیا ہے اور ایک کمیٹی تخلیل وی ہے جو سڑکوں کے نظام کی بہتری کے لئے عملی اقدامات کرے گی۔

گزشتہ سال کے دوران بلوچستان کے مختلف علاقوں میں سڑکوں کی تعمیر کے بعض منصوبے ایشیائی ترقیاتی پونک کے تعاون سے فارم ٹومار کیٹ روڈز پروجیکٹ کے تحت تعمیر اور پختگی کے لئے منتخب کئے گئے۔ اس پروجیکٹ کا پسلا اور دوسرا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے اور مجموعی طور پر ۲۷۳ کلومیٹر لمبی سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں۔

ایشیائی ترقیاتی پونک کی مدد سے ہی راجہ سڑکوں کے پروجیکٹ پر کام جاری ہے اس پروجیکٹ کے تحت ۱۹۳۱ کلومیٹر لمبی دینی سڑکیں تعمیر کی جائیں گی۔ ان میں سے بعض سڑکوں کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے باقی سڑکوں کی تعمیر کے لئے مزید فنڈز کی فرماہی کے لئے کام آگیا ہے۔

ایشیائی ترقیاتی پونک فرست پر او نفل ہائی ویز پروجیکٹ کے لئے بھی مالی وسائل فراہم کر رہا ہے اس پروجیکٹ کے تحت سوراب سے سیمہ تک ۹۰ کلومیٹر طویل سڑک تعمیر کی جارہی ہے۔

او۔ ای۔ ایف جیاپانی مالی تعاون سے کام کرنے والے روول روڈز کنسٹرکشن پروجیکٹ کے پیلے مرحلے پر کام شروع ہو گئی ہے اور تعمیر کے مرحلے تک پہنچ چکا ہے۔ اس غیر ملکی امداد پر جنی پروجیکٹ کے ذریعہ سیمہ سے تاگ تک ۱۰۰ کلومیٹر لمبی سڑک تعمیر کی جائے گی۔

کوئٹہ کا ترقیاتی ادارہ

کوئٹہ ڈوپلمنٹ اتحادی نے بس، ٹرک ادا، فرودگاہی مارکیٹ وار گیر اجزی کی منتقلی کا منصوبہ ۲۲ کروڑ روپے کے خرچ سے کافی حد تک مکمل کر لیا ہے۔ ان الحال ٹرک ادا افوری طور پر منتقل کیا جا رہا ہے اس کے علاوہ کیو۔ ڈی۔ اے نے کرانی ہاؤ سنگ اسکم پر کام شروع کر دیا ہے۔ مختوا اور محاذی ہاؤ سنگ سکیوں پر جلد کام شروع کر دی اجائے گا۔ سمجھی روڈ پر بھی کام شروع ہو چکا ہے۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

پہلے بیانی خجینزگ کا شعبہ سو شل ایکشن پروگرام میں شامل آب رسانیاور نکاسی آب کی اسکیموں پر مشتمل ہے اس کا مقصد دیکی آبادی کو پینے کے صاف پانی اور نکاسی آب کی سوتیں فراہم کرنا ہے۔

۹۸۔ ۱۹۹۷ء کے دوران فراہمی آب کی ۱۳۲ اسکیموں پر کام ہوا ہے جس میں سے ۲۱ روائی اور ۱۳ نئی اسکیمیں ہیں۔ ۹۸۔ ۱۹۹۷ء کے اختتام تک ۱۱۲ اسکیمیں مکمل کی گئیں۔ جن کی بدولت ۱۳۵۰۰۰ افراد کو پینے کے صاف پانی کی سوتیں فراہم ہوئی گی۔ آب رسانی کے دیکی منصوبے کے تحت مستونگ، کلاؤ اور حب مس آب رسانی اور نکاسی آب کی تین اسکیمیں شروع کی گئیں۔ پانی کی فراہمی کی اسکیموں کے لئے ۳۲۳ نیوب ولیوں کو ترقی دی گئی۔ ۱۵۸ اسکیمیں مقابی لوگوں کو منتقل کردی گئیں جس سے غیر ترقیاتی جمعت میں ایک کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کی چحت ہو گی۔ ۱۱۶۰ اسکیموں میں ۱۱۲۸ اسکیمیں آئندہ سالوں کے دوران تحریک کے لئے رکھی گئی ہیں۔

وفاقی ترقیاتی پروگرام

ہمارے ملک کے وفاقی ترقیاتی پروگرام کے متعلق بعض ان حقائق کا ذکر کرنا چاہوں گا جن سے بلوچستان کی ترقی متاثر ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں اگلے ماں سال میں ترقیاتی رقوم سے صورتحال واضح ہو جائے گی۔ ۹۹۔ ۱۹۹۸ء میں مرکزی حکومت کے ترقیاتی ادارے اور چاروں صوبائی حکومتیں تقریباً ۱۸ ارب روپے خرچ کریں گی۔ جن میں سے تقریباً ۱۳۲ ارب روپے چاروں صوبوں کے لئے مختص ہیں اور ۵۵ ارب روپے مرکزی حکومت کی وزارتیں اور مرکزی ادارے خصوصاً نیشل ہائی وے، وائپر PTCL، سوئی سدرن گیس کمپنی، سوئی نادرن گیس PIA OGDC KESSC وغیرہ صرف کریں گے۔ صوبوں کے لئے مختص کی گئی رقم کل رقم کا تقریباً افیض ہے اس سے پہلے چلتا ہے کہ چاروں صوبائی حکومتیں تو ترقیاتی جمعت کا ۸۳۳ افیض صرف کرتی ہیں اور مرکزی حکومت اور اس کے ادارے ۸۳۳ افیض خرچ کریں گے۔ اخراجات میں مرکزی حکومت کی طرف زیادہ بخداو کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مرکزی حکومت اپنے

ذے ایسے کام لیتی رہتی ہے جو آئین کے تحت صوبائی ادارہ کار میں آتے ہیں مثلاً تعلیم، صحت، زراعت سماجی ترقی، بلدیات، پانی واضح طور پر صوبائی ادارہ کا مرکز ہے۔

بلوچستان کو اس صورتحال سے جو مشکل پیش آتی ہے اب میں اس کی وضاحت کرنا چاہوں گا۔ چلی بات تو یہ ہے کہ صوبائی ادارہ کار کے منصوبے جب مرکزی حکومت کی معرفت ہوتے ہیں تو ان تمام اداروں میں بلوچستان کی نمائندگی ۱۹۷۸ء کی صوبائی آبادی یعنی ۵۔۳ فیصد کی بنیاد پر ہتی ہے۔ چنانچہ ان اداروں میں بلوچستانی لوگوں کی کھپٹندہ ہونے کے برادر ہے۔ دوسرے یہ کہ کسی بھی بڑے مرکزی ادارے میں بلوچستان کی کوئی نمائندگی نہیں ہے۔ بلوچستان کے لئے بیشتر ہائی وے، واپڈا، سوئی سدرن گیس کمپنی OGDQ PIA PTCL کے ادارے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ چونکہ ان اداروں کے پورا آف ڈائریکٹرز میں بلوچستان کی کوئی نمائندگی نہیں ہے اسلئے بلوچستان کے ترقیاتی منصوبے ان اداروں کے پروگرام میں یا تو شامل ہی نہیں ہوتے اور اگر شامل ہو جائیں تو ان کے لئے مختص کی گئی رقامت دوران سال مہیا نہیں ہوتی۔ مرکزی وزارت توں خصوصی طور پر پلانگ کمیشن، فناں ڈویژن، وزارت جلی و پانی، وزارت پڑاویم میں بلوچستان کے لوگ انتظامی عمدوں پر تجهیزات ہیں اس وجہ سے یہ بات عجیب ہے کہ بلوچستان کے مقادلات کا تحفظ نہیں ہوا۔ اس سلسلے میں وزیر اعظم نے چھٹے سال قومی اقتصادی کونسل کے اجلاس میں فیصلہ کی اتحاد کے بلوچستان کو بیشتر ہائی وریز، واپڈا اور پرائی ٹائپ نائزیشن کمیشن میں نمائندگی دی جائے گی۔ لیکن پورا سال گزر جانے کے باوجود اس فیصلے پر عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ اس سال میں ہمارے مطالبہ پر وزیر اعظم نے پھر یقین دہانی کرائی ہے کہ ان اداروں میں بلوچستان کو نمائندگی دی جائے گی میں آپ کے توسط سے یہ بات ایک بار پھر وزیر اعظم کے علم میں لانا چاہوں گا کہ ان اداروں میں بلوچستان کو نمائندگی دی جائے۔

تیسرا اور ایک اہم بات یہ ہے کہ صوبوں کے لئے مختص کی گئی رقم کو صوبوں میں تقسیم کرنے کا فارمولہ قومی اقتصادی کونسل نے ۱۹۷۸ء میں وضع کیا تھا۔ جس کے مطابق صوبوں کو مختص کی گئی رقم یعنی ۹۹۸۹ء کو دیا جانا ہے اور باقی رقم آبادی کی بنیاد پر تقسیم ہونی ہے۔ اس طرح

بلوچستان کو اندازہ ۲۶۔ ۹ فیصد حصہ ملنا ہے۔ لیکن مرکزی حکومت اور اس کے اداروں کے لئے
محض کی گئی رقوم کو صوبوں میں خرچ کرنے کے لئے کوئی فارمولہ موجود نہیں۔ مثال کے طور پر
اگلے ماں سال میں مرکزی حکومت اور اداروں کے لئے محض کی گئی ۱۵۵ ارب روپے کی
رقم خرچ کرنے کا کوئی واضح فارمولہ نہیں ہے۔ اس سے ہمارا مطلب یہ نہیں کہ یہ رقم بھی اس
طرح تقسیم ہو جس طرح صوبائی بحث کے لئے محض کی گئی رقم تقسیم ہوتی ہے۔ لیکن ہم بچھلے
دوسرا سال کی رقمات کا جائزہ لیں تو یہ معلوم ہو گا کہ بلوچستان کے لئے محض کی گئی رقم کل رقم
کے تین یا چار فیصد سے زیادہ نہیں ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بلوچستان کے منصوبے مرکزی
بحث میں یا تو شامل نہیں ہوتے یا شامل منصوبوں کے لئے رقوم بہت کم رکھی جاتی ہیں۔

اس سلسلے میں ایک اور مثال دینا چاہوں گا کہ ۹۸۔ ۷۱۹۹ء میں پیش ہائی ویز کا کل بحث ۱۳ ارب
روپے ہے۔ اس میں سے بلوچستان کے لئے محض کی گئی رقم ۳۰۔ ۳ کروڑ روپے ہے۔ یہ رقم کل رقم
کے دو فیصد کے قریب ہے۔ بلوچستان کی ہائی ویز کا ۳۴۔ ۳ کروڑ روپے ہے۔ اور اگر ہم پیش ہائی ویز کے
فارمولے کو بھی حلیم کر لیں جسکی بیانات ستر کوں کی لمبا، چوڑا ای اور گاڑیوں کی تعداد ہت تو یہ
حصہ بھی اندازہ ۲۵ فیصد بنتا ہے۔ اگلے ماں سال میں پیش ہائی ویز کیلئے محض کی گئی رقم تقسیماً
۱۶ ارب روپے ہے۔ اور بلوچستان کیلئے محض کی گئی رزم رواں ماں سال سینتوں زیادہ ہے۔ یعنی ایک
ارب ۳۵ کروڑ روپے لیکن اس رقم کے محض ہونے کا کوئی طریقہ وضع نہیں۔ ہمارے اندازے
کے مطابق بلوچستان کی تقسیماً ۱۶ ارب روپے ملنے چاہیں۔

بلوچستان کے کئی دوسرے اہم منصوبے عملی طور پر تعطل کا سکار ہیں کیونکہ ان کیلئے رقوم بہت کم
رکھی جاتی ہیں۔ سینڈک منصوبہ جوانی ۱۹۹۵ میں تقسیماً ۱۲ ارب روپے کی رقم سے مکمل ہو۔
نومبر ۱۹۹۵ میں آزادی پیداوار شروع کی گئی۔ تقسیماً ایک ہزار ۵ سو ٹن تا ۱۶ کروڑ روپے
میں فروخت کیا گیا۔ لیکن جو صائل ۱۹۹۶ سے یہ منصوبہ ہدایت ہے۔ بچھلے سال فیصلہ کیا گیا تھا کہ
تقسیماً ۱.۵ ارب روپے کی رقوم پہنچوں سے لی جائیں گی لیکن اس پر عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ آئندہ
ماں سال میں سینڈک کیلئے تقسیماً ۶۴ کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ لیکن یہ رقم بہت کم ہے۔

اور یہ منصوبہ بدستور تعطیل کا شکار ہے۔ گواہ فش ہادر ایک ارب 60 کروڑ روپے کی لاگت سے 1992ء میں مکمل ہوا اور وزیر اعظم جاپ محدث نواز شریف نے برات خود اس منصوبے کا دسمبر 1992ء میں افتتاح کیا تھا یعنی یہ منصوبہ اسوقت سے بند ہے۔ اگلے ماہی سال میں اس منصوبے کیلئے 4 کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے جو بہت کم ہے اور یہ منصوبہ اگلے سال بھی تقریباً بند رہے گا۔

مکران میں اس سال آنے والے سیلاب سے لوگوں کی کافی پریشانیاں درپیش ہیں۔ مکران کا بیاندی ذاھانچہ شدید متاثر ہوا ہے۔ سڑکیں اور پل ٹوٹ گئے۔ ہم نے مرکزی حکومت سے درخواست کی کہ اس سلسلے میں ہماری مدد کی جائے۔ جملی اور پانی کے منصوبوں کیلئے بھی ہماری وفاقی وزیر پانی و محکمی سے بات ہوئی۔ ان کی خدمت میں ہم نے پہنچ پاور پر اجیکٹ جس سے گواہ میکنور کو بھی جلی ممیا ہوتی ہے، کیلئے بات کی۔ کنگری سے موی خیل تک دیسی ترقیاتی منصوبے کیلئے بھی بات چیت ہوئی۔ اسکے علاوہ وزیر اعظم، وزیر خزانہ اور ڈپنی چیئر میں منصوبہ بندی سے تفصیلی بات ہوئی اور ان سے یہ کہا گیا کہ کسی سال سے بلوچستان کے کسی نئے اہم منصوبے پر کام شروع مجیں ہو سکا۔ بعض منصوبے تو وہ ہیں جن کے اعلانات وزیر اعظم نے بزرگ کو دیکھے ہیں۔ اب میں مکراب کی ساحلی شاہراہ، ترمت، مند روڈ، گواہ موثروے، کونہ ایکر پورٹ پر رات کو جہازوں کے اترنے کی سوالت شامل ہیں، اسکے علاوہ ان کی خدمت میں بند خوشدل خان، میرانی اور ہاؤل ڈیم KV 200 لائن شداد کوٹ۔ خضدار، برج عزیز ڈیم، قلات اور زیارت کو گیس کی فراہمی کے لئے بھی کہا گیا ہے۔ ہماری تجویز ہے کہ مرکزی حکومت ان منصوبوں پر سنجیدگی سے توجہ دے۔

پاک ایران آئکل ریفائنری

PERAC اور ایران کی کمپنی نے بلوچستان میں ایک آئکل ریفائنری کے قیام کے لئے جب میں 2000ء ایکڑ اراضی حاصل کی۔ 1996ء میں فریقین نے مشترکہ منصوبہ بنایا اور فیصلہ کیا کہ ادا شدہ سرمایہ پر ۲۵ فیصد شرح سے منافع دیا جائے گا۔ وزیر اعظم سے گزارش ہے کہ وہ اس

منصوبے کے لئے احکامات جاری کریں اور اس کے لئے آئندہ سال فنڈز مہیا کریں کیونکہ یہ

منصوبہ بلوچستان کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

قوی اقتصادی کو نسل NEC نے وزیر اعظم کی صدارت میں ۳۰ مئی کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ تینوں اہلاؤنس، پیٹش اور قرضبیں کی واپسی کے لئے رکھی گئی رقم کے علاوہ باقی تمام مدت میں رکھے گئے اخراجات میں ۵۰ فیصد تک کمی کی جائے۔ ان مدت میں گازیان، فرنچر، مشینری، ادویات کی خریداری، ٹرانسپورٹ، فرنچر کی مرمت، سرمکوں، سرکاری عمارتوں اور اپاسی کی اسکیوں کی دیکھ بھال پینے کے پانی کی اسکیوں کو چلانے کے اخراجات، پروول، جلی، گیس، ٹیلی فون، اسٹیشنری، T.A. کے اخراجات شامل ہیں۔ ان مدت چھر ٹوٹ بلوچستان کے تقریباً ۲۴ ارب ۳۰ کروڑ روپے خرچ ہوتے ہیں اس میں کوئی تکمیلیں کہ سرکاری اداروں میں کفایت شعادری سے کام نہیں لیا جاتا اور سرکاری اخراجات کا بے دریغ بر بعض اوقات ظالمانہ حد تک استعمال ہوتا ہے۔ مالی نظم و ضبط کے فقدان کی وجہ سے سرکاری اداروں کو چلانے والے اہلکاروں کی عادات کسی امیر ملک کے اداروں سے کم نہیں ہیں ہمارے ہاں گازیوں کی خریداری اور گازیوں کے پیشوں اور مرمت پر ہونے والے اخراجات آدمی سے کم کے جانتے ہیں اس طرح صوبے سے باہر افران بلا مقصد دورے کرتے ہیں اور یہ اخراجات بھی عوام کے جیگھوں سے پورے کے جاتی ہیں ٹیلی فون کی سولت کا استعمال صرف افران کے گھر تک ہی محدود نہیں بلکہ افران کے رشتہ دار اور احباب بھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ہمارا مشاہدہ ہے کہ بعد اضطراب سرکاری اداروں میں اسٹیشنری کا استعمال اتنا زیادہ ہے کہ اس کا کوئی جواز پیش نہیں کیا جاسکتا۔ حکومت بلوچستان نے اس سلسلے میں وزیر خزانہ کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشكیل دی۔ میں نے حیثیت بھومنی اس صورتحال کا جائزہ لیا اور کمیٹی نے اپنی سفارشات دی۔ ہماری تجویز ہے کہ ان مدت پر خرچ ہونے والی رقم نصف کر دی جائیں اس فیصلے پر عملدرآمد کے لئے تجویز کیا گیا کہ محکمہ خزانہ ان مدت میں مختص کی گئی رقم کو ماہانہ جاری کرے اور اس امر کو یقینی ہایا جائے کہ اخراجات میں تجاور نہیں ہو گا۔ البتہ اس بات کی کوشش کی جائے گی کہ پینے کے پانی کی اسکیوں

اور ہپتاوں میں میاکی جانے والی اعوبیات کی فراہمی اور بلدوزر کے اخراجات کو اس حد تک متاثر نہ کیا جائے کہ لوگوں کے لئے مشکلات پیدا ہوں اس طرح ہمرا اندماز ہے کہ تقریباً ایک ارب روپے کی بھت کی جائے گی۔ اس سلسلے میں حکومت کے مالی نظام کو بہتر بنانے کیلئے کئی تجویز ہیں جن کا میں تفصیل سے ذکر کرنا چاہوں گا

اقتصادی بحث کے اقدامات

☆.....ٹرانسپورٹ، مشینری اور آلات کی خریداری کے لئے مخفض کی گئی رقوم اگلے سال خرچ نہ کی جائیں

☆.....گروں کی آرائش و زیبائش کے لئے وزیروں، مشروں اور خصوصی معاونین کے لئے خصوصی فنڈ نہ دیجئے جائیں۔ ذیک جائے گے

☆.....گورنر اور وزیر اعلیٰ کے صوابہ یہی فنڈ میں رضاکارانہ کمی کی جائے گی۔ ذیک جائے گے

☆.....گورنر، وزیر اعلیٰ اور صوبائی اسمبلی کے عملے کو دیگر ملازمین سے زائد لاوؤنسوں کی ادائیگی ختم کر دی گئی ہے۔

☆.....سرکاری مکانات اور کوارٹروں میں مختتم ہاجائز قائم سن کو نکالا جائے گا۔ ذیک جائے گے

☆.....پولیس حکام، ضلعی انتظامیہ اور دوسرے انتظامی افسران کے علاوہ گرینڈ ۱۹ سے کم رتتے کے تمام سرکاری اہلکاروں کی رہائشگاہوں پر لگائے گئے یعنی فون کاٹ دیے جائیں گے۔ محکموں کے سربراہ فوری طور پر اس پر عملدرآمد کریں۔

☆.....سرکاری گاڑیوں کا استعمال کم سے کم کر دیا جائے۔ کسی بھی سیکریٹری، کمشنر، ذپی کمشنر، انسپکٹر جزل پولیس، ذپی انسپکٹر جزل پولیس، ایس ایس پی مختلف محکموں کے سربراہوں اور دوسرے افسروں کے لئے ایک سے زائد سرکاری گاڑیوں کے استعمال کو ختم کر دیا جائے۔ وزراء کو ایک گاڑی سفر کے لئے اور ایک چھوٹی گاڑی گھر کے لئے اجازت ہو گی۔ فاضل گاڑیوں کے استعمال کے بدلے میں تجویز تیار کرنے کے لئے ایک کمینی قائم کی جائے گی۔

☆.....استحقاق سے زائد استعمال ہونے والی تمام گاڑیاں فوری طور پر واپس لے لی جائیں وزراء

اور سیکر ٹریوں کے زیر تحویل پر وجہت اور مکمل جاتی گاڑیاں واپس کر دی جائیں۔ سرکاری دوروں کے لئے پول سے گاڑیاں استعمال کی جائیں گی۔

☆..... کسی بھی اوزیر یا افسر کو سرکاری خرچ پر صرف ایک اخبار خریدنے کی اجازت ہوگی۔

☆..... سرکاری و فود کے علاوہ تمام سرکاری اجلاسوں میں انٹریننمنٹ خدمت کر دیا جائے

☆..... کسی قسم کا اعزازیہ، زائد کار کر دیگی اور سیشن الاؤنس ادا نہیں کیا جائے گا۔

☆..... ماہی سال ۱۹۹۸ء کے دوران گورنر ہاؤس، چیف منستر ہاؤس، وزراء، سیکر ٹریوں، کمشنروں، ڈپٹی کمشنروں، انپکٹر جزل پولیس، ڈی آئی جی اور ایس یپ کی رہائشگاہوں کی مرمت، اضافی تعمیر اور ترمیم پر پابندی عائد کر دی جائے گی۔ تمام سرکاری گھروں میں اضافی تعمیر کے لئے کوئی رقم نہ دی جائے۔

☆..... کمشنروں، ڈپٹی کمشنروں، ڈپٹی انپکٹر جزل پولیس، پرمنڈنٹ آف پولیس اور تمام ڈویژن اور ضلعی افسروں کے دفاتر اور گھروں میں ایک کنٹلینگ ٹھہروں کے استعمال پر پابندی لگادی جائے گی ڈیک جائے گے

☆..... سیکر ٹری اور وزراء میں سے ہر جا یک کے دفتر میں صرف ایک ٹیکس استعمال کیا جائے تمام فاضل ٹیکس ہٹائے جائیں گے۔

☆..... دیگر اخراجات کے عنوان سے استعمال ہونے والے اخراجات کی مدد خدمت کر دی جائے۔

☆..... جن لوگوں کو نسلوں کے پاس ضرورت سے زیادہ مالی وسائل ہیں وہ ضلع اور ڈویژن کی ترقی پر خرچ کرنے کے لئے قانون بنایا جائے گا۔ ڈیک جائے گے

☆..... اکاؤنٹنٹ جزل سرکاری مکانوں، بالخصوص تعلیم، صحت، مواصلات و تعمیرات اور پولیس میں اسکیل آؤٹ کے ذریعے اس امر کا جائزہ لیں گے کہ تمام اوائلیاں منتظر شدہ تعداد عملہ کے مطابق ہو رہی ہیں۔ ایسے افراد جن کا تقرر حکومت کی منتظر شدہ تعداد سے زائد ہو ان کے بارے میں رپورٹ اور فہرست حکومت کو پہلوں کی جائے گی۔

☆..... حکومت کی ۲۰ سالہ فیصلہ ادائیگیاں ٹریئریزی کے ذریعہ کی جاتی ہیں اور ان کے کام کی جائیں گے

پڑھاں اور مگر ان کا کوئی نظام موجود نہیں۔ اس لئے محکمہ خزانہ ٹریڈریز کا باقاعدگی سے معاف نہ کرے گا۔

☆..... محکمہ خزانہ میں ایک کمیٹی بنائی جائے گی جو ہر یک وقت ایک سے زائد سرکاری آسامیوں پر ملازمت کرنے والے افراد کا پتہ چلائے گی۔ یہ بھی فی ایسے افراد کی نشاندہی کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے خلاف سخت تاد میں کارروائی بھی کرے گی۔

☆..... محکمہ خوراک میں ہونے والی بے ضابطہ ہیون خی تحقیقات کے لئے ایک اعلیٰ سطحی کی؟ فی قائم کی گئی ہے یہ کمیٹی گندم پر دی جانے والی سبزی کے خاتمے کے امکانات ک ابھی جائزہ لے سکی اور صوبے کے اندر گندم کی سرکاری خریداری اور آزاد انسی نقل و حمل پر عائد پابندی اٹھانے کے بارے میں تجویز دے گی۔ یہ کمیٹی محکمہ خوراک کے عملی میں ضروری تخفیف کے بارے میں بھی مفارشات پیش رکرے گی۔

☆..... ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی قائم کی گئی ہے جو محکمہ صحت کے معاملات کا جائزہ لے گی۔ یہ کمیٹی خاص طور پر SD کے ذریعہ دواں اور طبی آلات و سامان کی خریداری اور مقامی طور پر خریداری کے نظام کا جائزہ لے گی

☆..... غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی کے اقدامات کے سلسلے میں خصوصی طور پر محلی، شیلی فون اور گاڑیوں کے بے جاستعمال کو روکنے کے لئے حدود مقرر کر دی گئی ہیں۔ اس بارے میں فیصلہ کیا گی ابھی کہ آئندہ سے مختلف مدت میں مقرر کردہ شرح ک سلطانیں رقومات آفیسران، سرکاری ملازمین اور وزراء کو ہر ماہ یکشثت ادا کر دی جائیں گی اس کے بعد وہ خود اپنے بلوں کی ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے۔ اس کے علاوہ کسی وزیر یا آفیسر کو ایک سے زیادہ شیلی فون رکھنے کی اجازت نہ ہو گی۔

☆..... محکمہ مالیات کو قوانین و ضوابط کی پابندی نہ کرنے والے اگریکن انجینئرن، پروجیکٹ ڈائریکٹرز، اسٹٹٹ ڈائریکٹرز، لوکل گورنمنٹ، ڈسٹرکٹ فارسٹ آفیسرز اور دیگر افسران جن کے پاس چیک جاری کرنے کے اختیارات ہیں، ان کے رقوم نکالانے اور تقسیم کرنے کے

اختیارات کو منسون کرنے کا اختیار دیا گیا ہے کسی افسر کے فنڈز نکلوانے اور استعمال کرنے کے اختیارات منسون ہونے کی صورت میں اسے اس کے عمدے سے بٹا دیا جائے گا۔ ترقیاتی شعبے میں ایسے افسران کی مالیاتی کارکروگی کا جائزہ لینے کے لئے ایڈیشنل چیف سیکرٹری کو آفیسر جزا قرار رہی اگلی ابے جو قوانین و ضوابط کی خلاف ورزی کی صورت میں فنڈز نکلوانے اور استعمال میں لانے کے اختیارات کی منسوخی کی سفارش کرنے کے ساتھ ساتھ بے ضابطی کے مرکب افسران کے خلاف مناسب کارروائی بھی تجویز کریں گے۔

☆.....زری فارم اور لا یو اسٹاک فارم جو منافع ٹھیٹھی ٹھیٹھی نہیں ہو رہے ہیں ان کو فروخت کر دیا جائے گا

☆.....وزیر مالیات، چیف سیکرٹری مالیات اور سیکرٹری ایمنی اے ڈی پر مشتمل اعلیٰ اختیاراتی امنی میں کمیٹی تکمیل دی گئی ہے جو جدت میں منظور شدہ تجاویز پر عمل درآمد کی در عکلی کو یقینی بنائے گی۔ موجودہ عملے کے سامنے ہی محکمہ مالیات میں اس غرض سے آج سے ہی ایک مائیٹر گپ سیل قائم کیا گیا ہے۔

☆.....کفایت شعاری اور چھت کی دیگر کاؤشوں کے ساتھ ساتھ صوبائی نیکسوس بالخصوص زری اکٹم نیکس، ایسا نرزو یوٹی اور اراضی کالگان وغیرہ وصول کرنے کی کاؤشوں کو محکم کیا جائے گا۔ سرکاری واجبات کے ہدایا جات وصول کرنے کی مضمون کو بہتر بنایا جائے گا۔

☆.....صوبائی نیکسوس کے تشخیص کے نظام کو بہتر بنایا جائے گا۔

☆.....صوبائی آمدی میں اضافے کے وسائل اور طریقے طے کرنے کیلئے صوبائی وزیر خزانہ کی سربراہی میں ایک کمیٹی تکمیل دی گئی ہے۔ یہ کمیٹی نے نیکس تجویز کرے گی اور موجودہ نیکسوس کی وصولی کو یقینی مانے کے طریقے وضع کرے گی۔ جن میں زری اکٹم نیکس اور ایسا نرزو یوٹی وغیرہ شامل ہیں۔

☆.....آخر اجات میں کمی کے سلسلے میں وزیر اعلیٰ نے ذاتی طور پر ایک مثال قائم کرتے ہوئے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے خاندانی اسکواڈ کو ختم کر رہے ہیں اور اسکواڈ میں شامل گاڑیاں اور جواناب

پولیس کے روزمرہ کے فرائض سر انجام دیں گے۔ ذیک جائے گے

..... میں نے جن اقدامات کا ذکر کیا ہے ان پر عملدار آمد سے صوبے کے مالی اور مالیاتی نظام کو بہتر بنانے میں بہت مدد ملے گی لیکن ہم یہ سب کچھ تدبی کر سکتے ہیں جبکہ آپ سب کا تعادن حاصل ہو جناب اپنے کار اس سے پہلے میں اپنی تفریر کا اختتام کروں، میں اس معزز ایوان کے قو سط سے بلوچستان میں آباد تمام افراد کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ صوبہ کسی فرد و احد یا کسی مخصوص سیاسی جماعت، گروہ یا طبقے کی ملکیت نہیں۔ اس صوبے سے تعلق رکھنے والے ہر فرد، ہر جماعت، ہر طبقے اور ہر گروہ کی ترقی اور خوشحالی اس صوبے سے والدست ہے اس لئے اس صوبے کے ہر فنڈ اور علاقے کی اقتصادی، سماجی ترقی اور اسے ایک آزاد اور باد قار وطن عزیز کے سر بلند صوبے کی حیثیت سے امن، سلامتی، خوشی اور خوشحالی کا گوارہ بنانا بھی ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ جناب اپنے کار اس معلوم ہے کہ بلوچستان کے عوام کو اپنی حکومت سے کافی توقعات ہیں۔ وہ محرومیوں کا زالہ چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں فوری اقدامات کی توقع رکھتے ہیں وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ ان کی حکومت قدرتی وسائل سے بھر پور سرزی میں سے پسندیدگی اور جمالت کی بد صورتی کو رخصت کرے۔ بلوچستان کے عوام کے اعتماد اور اپنے ذرائع پر انحصار کو فروغ دیکر ایسے معاشرے کی تعمیر کرے جس میں انصاف اور قانون کی بالادستی ہو، بینادستی سوتیں میر ہوں اور جو شخص کو صلاحیتوں کے انحصار کا موقع ملے۔ میں اپنیں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہی بہاری حکومت کا ایجادنا ہے۔ آپ یقین کیجئے کہ ہم نے جرات کیسا تھا تمام مشکلات کے مقابلے کا فیصلہ کیا ہے اور ایک ترقی یافتہ بلوچستان کو اپنی منزل مالیا ہے۔ ہم نہ تو راستے کی مشکلات سے گھبرا کیں گے اور نہ اس سلسلے میں کسی ابہام کی گنجائش پیدا ہونے دیں گے۔ بہاری حکومت کا نتیجہ نظر صوبے کے عوام کی تائید پر مبنی ہے اور بہاری کا میانی دراصل بلوچستان کے عوام کی کامیابی ہے۔ جناب اپنے کار اس شکر گزار ہوں کہ آپ نے اور اس معزز ایوان کے قابل احترام ارکیوں نے میری معروضات کو سنائیں اس دعا پر فتح بر حرام ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بہت اور استقامت عطا کرے اور اس صوبے اور اس کے عوام کی بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی توفیق سے نواز۔ آمن شریعہ

جناب اسپلیکر : مالی سال بات انیس سو اخناوے انیس سو نانوے اور ضمنی بحث بات سال
انیس سو تانوے انیس سو اخناوے پیش ہوا اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ بائیس جون انیس سو
اخناوے صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی کی جاتی ہے
(اسمبلی کا اجلاس پانچ کر پانچ منٹ سے پہلے مورخہ ۲۲ جون ۱۹۹۸ء برداشت سو موارد دس بجے صبح
تک کے لئے ملتوی ہو گیا)